حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی

دوام حدیث

اسباب حفظِ حدیث

علماء اصول فقہ نے پوری کوشش کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا ہے کہ شریعت کا مقصد یہ ہے کہ مخلوق کے مقاصد کی حفاظت کی جائے اور ان مقاصد کی تین قسمیں ہیں :-

① وہ مقاصد ہیں کہ اگر نہ ہوں تو دین و دنیا کی مصلحتیں فوت ہو جائیں نہ دنیا کا نظام درست رہے اور نہ آخرت کا۔ بلکہ دنیا و آخرت میں فساد و خرابی پیدا ہو جائے۔ دنیا کی زندگی تلخ یا فنا ہو جائے اور آخرت میں انسان نعمتوں سے محروم ہو کر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جائے۔ ایسے مقاصد کو ضروری مقاصد کہتے ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں :-

- حفظِ دین
- حفظِ جان
- حفظِ نسل و نسب
- حفظِ مال
- حفظِ عقل

ہر ملت میں ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ ان کی حفاظت کے لیے قوانین ہوتے ہیں۔

② وہ مقاصد ہیں جن کی غرض یہ ہے کہ مکلف سے تنگی اور مشقت دور کر کے اس پر سہولت اور آسانی کی جائے۔ اگر یہ مقاصد نہ ہوں تو ضروری مقاصد کے نہ ہونے کی طرح تو خرابی پیدا نہیں ہوتی مگر

مکلف پر تنگی اور مشقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو حاجیات کہتے ہیں۔
وہ مقاصد ہیں جن کو مکارم اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان کو تحسینات کہتے ہیں
ضروری مقاصد کی حفاظت دو صورتوں میں کی گئی ہے۔

۱۔ ان کے ارکان کو قائم اور ان کے قواعد کو ثابت کیا جاتا ہے۔
۲۔ اگر ان میں خلل واقع ہو یا خلل کا خطرہ ہو تو اس کا تدارک کیا جاتا ہے۔

پہلی صورت کی مثال

- ایمان، توحید اور رسالت کا اقرار۔
- نماز۔ زکات۔ روزہ۔ حج دین کی حفاظت کے لیے۔
- عادی چیزیں کھانا پینا، لباس مکان وغیرہ اور معاملات (خرید و فروخت: نکاح وغیرہ) نسل اور مال کی حفاظت کے لیے۔

ان سے جان اور عقل کی حفاظت بھی ہو سکتی ہے۔ معاملات کا تعلق دوسرے انسانوں سے ہوتا ہے۔

دوسری صورت کی مثال

- قصاص اور دیت جان کی حفاظت کے لیے۔
- حدود عقل کی حفاظت کے لیے۔
- مالیات کی تلافی کی صورت میں مالی ضمانت۔ چوری میں ہاتھ کاٹنا اور ضمانت، مال کی حفاظت کے لیے۔

دوسری قسم (حاجیات) کی مثالیں

شریعت میں جو سہولتیں پیدا کی گئی ہیں۔ عبادات میں رخصتیں مشروع کی گئی ہیں۔ ان کا مقصد مشقت کو دور کرنا ہے۔

- عادات میں جو مباح چیزیں ہیں، جیسے شکار
- اور کھانے پینے پہننے سواری کرنے وغیرہ میں۔
- عمدہ چیزوں کی اباحت۔

- معاملات میں مضاربت (کسی سے روپیہ لے کر حصہ پر کام کرنا) یا باغوں میں حصہ پر ان کی حفاظت وغیرہ کا معاملہ ۔ بیع سلم
- قتل میں برادریوں پر خون بہا کا مقرر کرنا ۔
- اور پیشہ وروں (دھوبیوں وغیرہ) کو ضامن ٹھہرانا یہ سب چیزیں رفع حرج کے لیے ہیں ۔

تیسری قسم تحسینات (مکارم اخلاق) کی مثالیں

عبادات میں :-

گندگی کو دور کرنا ، تمام پاکیزگیاں

شرمگاہ کو ڈھانکنا ۔

زینت لگانا ۔

نفلی عبادت اور صدقہ سے اللہ کا قرب حاصل کرنا ۔

عادات میں

کھانے پینے کے آداب

پلید کھانے پینے اور کھانے پینے میں افراط و تفریط سے پرہیز کرنا ۔

معاملات میں

گندی چیزوں ۔ فالتو پانی اور گھاس بیچنے کی ممانعت ۔

عورت کو منصب امامت سے الگ رکھنا ۔

جنایات میں

جہاد میں عورتوں بچوں ۔ بوڑھوں اور درویشوں کے قتل کی ممانعت ۔

یہ سب امور مکارم اخلاق کے قبیل سے ہیں ۔

ان تین قسموں کے بعد ایک اور قسم ہے جو سب کو شامل ہے ۔ اس کے ساتھ پہلی تین قسمیں مکمل ہوتی ہیں ان کو تکمیلی امور کہتے ہیں ۔

وہ تکمیلی امور جو ضروریات میں پائے جاتے ہیں

اجرت اور خرچ میں مثل کا لحاظ رکھنا ۔

- اجنبیہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت۔
- تھوڑے سے نشہ پینے کی بندش
- اور سود کی ممانعت۔
- مشتبہ چیزوں سے پرہیز۔
- دین کے شعائر کا اظہار جیسے نماز با جماعت پڑھنا اور جمعہ کا قائم کرنا۔
- گروہ رکھنا اور ضامن کا مقرر کرنا۔

یہ سب کام ضروریات میں تکمیلی درجہ رکھتے ہیں۔

(۲) وہ امور جو حاجبات میں تکمیلی درجہ رکھتے ہیں

- نابالغہ کے نکاح میں کفو اور مہر مثل کا لحاظ رکھنا۔
- سفر میں نماز کا جمع کرنا۔
- اور اس مریض کا نماز کو جمع کرنا جو ڈرتا ہو کہ وہ بے ہوش ہو جائے گا۔

(۳) وہ امور جو تحسینات میں تکمیلی درجہ رکھتے ہیں

پاخانے اور پیشاب کے آداب۔
وضوء اور غسل کے مستحبات۔
پاک کمائی سے خرچ کرنا۔
قربانی عقیقہ اور غلام کے آزاد کرنے میں بہتر کا خیال رکھنا۔

حاجیات کو ضروریات کا تتمہ اور تحسینات کو حاجیات کا تکملہ سمجھنا چاہیے۔ اصلی مصالح ضروریات ہیں۔ اگر کوئی تکملہ ضروری امر کو باطل کرے تو اس کو تکملہ نہیں کہہ سکتے۔ اگر کسی جگہ تکمیلی مصلحت کے ساتھ اصلی مصلحت فوت ہو جائے تو اصلی مصلحت کا لحاظ رکھنا مقدم ہو گا۔ مثلاً

۱۔ جان کا بچانا زیادہ اہم ہے۔ اور مروت کا خیال رکھنا مستحسن ہے۔ پلید چیزوں کی حرمت مروت کی بنا پر ہے۔ اگر کسی وقت پلید چیز کے استعمال سے جان بچتی ہو تو اس وقت اس کے استعمال کی اجازت ہو گی۔

۲۔ تجارت اصلی ضرورت ہے۔ دھوکہ، جہالت سے بچنا تکمیلی امر ہے۔ اگر دھوکہ کھانے کی بالکل

ممانعت کر دی جائے تو خرید و فروخت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس واسطے ہر قسم کی جہالت سے بچنا تجارت کے جواز میں شرط نہیں۔

۳۔ مزدوری کرنا۔ ایک ضروری امر یا کم از کم ایک اہم شی ہے (جس کو حاجی کہہ سکتے ہیں) لین دین میں دونوں طرف سے عوض کا حاضر ہونا ایک تکمیلی امر ہے۔ بیع کے اندر تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ اسی واسطے بیع سلم کے علاوہ معدوم کی بیع منع کی گئی ہے اور مزدوری میں چونکہ معاملہ طے کرتے وقت محنت کا حاضر کرنا غیر ممکن ہے۔ اس واسطے مزدوری میں محنت سے پہلے معاملہ طے کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

۴۔ مرد و عورت کے ازدواجی تعلقات اور علاج کے معاملہ میں اسی بنا پر پردہ کے بارہ میں تخفیف کی گئی۔

۵۔ اسی وجہ سے کافروں سے لڑنا جائز ہے اگرچہ امیر ظالم اور فاسق ہو۔ اگر اجازت نہ دی جائے تو مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا۔ کیونکہ جہاد ضروری ہے اور امیر میں اطاعت ایک شرط تکمیلی ہے۔ اگر تکمیلی کے اعتبار کرنے سے اصل ہی باطل ہوتا ہو تو تکمیلی کا اعتبار نہیں ہوتا۔

ضروری مقاصد اصل ہیں۔ حاجی اور تحسینی ان کی فرع۔ اگر ضروری مقاصد بالکل مختل ہو جائیں تو حاجی اور تحسینی بھی بالکلیہ مختل ہو جائیں گے۔ اگر تحسینی امور میں بالکلیہ خلل پیدا ہو جائے تو حاجی میں کچھ خلل ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی حاجی میں خلل پڑنے سے ضروری امور میں کچھ نہ کچھ خلل پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ حاجی امر ضروری کا خادم ہے اور تحسینی امر حاجی کا خادم ہے۔

اس مختصر بحث کا مطلب یہ ہے کہ

تمام احکام کا خلاصہ اور ان کی ترتیب ان کے بیان سے معلوم ہو جاتی ہے۔ علماء اصول نے اسی بنا پر شریعت کے فروع اور اصول کے قطعی ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ یہ اصول جو تمام احکام کا مرجع ہیں سب کے سب قطعی ہیں۔ کتاب و سنت کے استقراء سے ثابت ہوتے ہیں۔ اور یہ استقراء تواتر معنوی سے حاصل ہوتا ہے۔ جو چیز تواتر سے ثابت ہو وہ قطعی ہوتی ہے۔ پس جو حکم ان اصول کے مطابق ہو گا وہ قطعی ہو گا۔ جو خلاف ہو گا وہ باطل ہو گا۔ لہذا شریعت کے تمام اصول و فروع قطعی ہوئے پس اس صورت میں شریعت کے اصول و فروع میں غیر چیز کا داخل کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ غیر شریعت

(بقیہ صفحہ ۹۱)